REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

۲۶ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۷/۱۲ ؛ ۱۷ صلح ۱۳۳۷ ہش ؛ ۱۷ جنوری ۱۹۵۸ء ؛ نمبر ۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جامعہ احمدیہ میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا لیکچر

ربوہ ۱۶ جنوری۔ کل مورخہ ۱۵ جنوری بروز بدھ مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ساڑھے دس بجے صبح محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت انصاف نے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں آپ نے اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات بیان کرنے کے بعد ان کا حل بھی پیش فرمایا۔ نیز اس بارہ میں جن احتیاطوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ ان کی طرف بھی توجہ دلائی۔ بعد میں سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔ اس طرح حاضرین تقریر اور وقفہ سوالات کے دوران آپ کے زریں خیالات سے مستفید ہوئے۔ صدارت کے فرائض صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ادا فرمائے۔

مختلف دفاعی تنظیموں میں قریبی رابطہ قائم ہونے کا امکان

معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل میں پاکستان اس نظریہ کی حمایت کرے گا

کراچی ۱۶ جنوری۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل میں جس کا اجلاس ۲۷ جنوری کو انقرہ میں ہو رہا ہے۔ دیگر اہم امور کے علاوہ معاہدہ شمالی اوقیانوس معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا اور معاہدہ بغداد کی دفاعی تنظیموں کے درمیان زیادہ گہرا اور قریبی رابطہ قائم ہونے کا امکان بھی خاص طور پر زیر بحث آئے گا۔ ان تینوں تنظیموں کو باہم مربوط کرنے کا نظریہ پہلے پہل معاہدۂ شمالی اوقیانوس کے حالیہ اجلاس پیرس میں زیر بحث آیا تھا۔ انقرہ میں ہونے والی کانفرنس کے صدر مسٹر عدنان مندریز وزیر اعظم ترکی پیرس کے مذاکرات میں بھی شریک تھے جس میں معاہدۂ شمالی اوقیانوس کے سیکرٹری جنرل مسٹر پال ہنری سپاک کو یہ اختیار دیا گیا تھا۔ کہ وہ دوسری دو تنظیموں کے سربراہوں سے اس بارے میں رابطہ پیدا کریں۔

تینوں دفاعی تنظیموں میں سے صرف معاہدۂ شمالی اوقیانوس کی تنظیم ہی ایک ایسی تنظیم ہے جس کی اپنی باقاعدہ فوج ہے۔ اس تنظیم کے اپنے قواعد کے مطابق اس کے رکن ممالک میں سے کسی ایک رکن پر حملہ باقی اراکین پر حملہ تصور کیا جاتا ہے۔ خیال ہے کہ جہاں تک اس قسم کی ذمہ داری قبول کرنے کا سوال ہے کراچی میں اس سے اتفاق نہیں کیا جائے گا۔ عام توقع یہی ہے کہ پاکستان صرف اس حد تک رابطہ کے قیام کی حمایت کرے گا۔ کہ ان تنظیموں سے متعلق علاقوں کے بارہ میں باہم اطلاعات کا تبادلہ عمل میں لایا جائے۔ اور یہ ایک دوسرے کے مسائل اور حالات سے باخبر ہوں جہاں تک ان تینوں تنظیموں کو باہم اس طور پر ملا دینے کا سوال ہے جس سے "سیٹو" اور بغداد پیکٹ کے ممبر ملکوں کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو جائے۔ غالباً پاکستان کے نزدیک رابطہ کی یہ شکل قابل قبول نہ ہوگی۔ ابھی رابطہ کے قیام کا مسئلہ صرف غور و فکر کے مرحلہ میں ہے۔ اس کی اصل صورت اور نوعیت بغداد پیکٹ کے اجلاس انقرہ جو ماہ رواں کے اواخر میں ہو رہا ہے۔ اور "سیٹو" کے اجلاس منیلا کے بعد جو اس سال مارچ میں منعقد ہوگا منظر عام پر آئے گی۔ واشنگٹن۔ لنڈن۔ کنبرا۔ اور کراچی کے سرکاری حلقوں نے اس امر سے انکار کیا ہے۔ کہ تینوں تنظیموں کے باہم مدغم ہونے کا کوئی امکان ہے۔ انقرہ میں ہونے والے مذاکرات میں پاکستانی وفد کی قیادت وزیر اعظم ملک فیروز خان نون کریں گے۔ اور دفتر خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ایم ایس اے بیگ معاون کی حیثیت سے ان کے ساتھ جائیں گے۔ وفد میں پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف نیز اقتصادی امور، دفاع اور داخلہ کے محکموں کے افسران کو بھی شامل کیا جائے گا۔

امریکہ یمن کو اقتصادی امداد دے گا

امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان کا بیان

واشنگٹن ۱۶ جنوری۔ امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان مسٹر لنکن وائٹ نے کل ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کیا کہ امریکہ یمن کو اقتصادی امداد دینے کے امکان پر غور کر رہا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ امریکہ کی ایک جائزہ لینے والی جماعت گزشتہ سال ستمبر میں یمن گئی تھی۔ اس نے ایک ماہ تک وہاں مقیم رہ کر اس امر کا جائزہ لیا تھا کہ اس ملک کو اقتصادی طور پر ترقی دینے کیلئے امریکہ کس کس رنگ میں ہاتھ بٹا سکتا ہے۔ ترجمان نے ایک سوال کے جواب میں کہا چین اور یمن کے درمیان سائنسی فنی اور ثقافتی تعاون کے سمجھوتے کے متعلق اخبارات میں جو خبریں چھپی ہیں امریکہ کو ان کے متعلق اس سے زیادہ کچھ علم نہیں ہے۔

برطانوی وزیر اعظم آج سیلون پہنچ رہے ہیں

کولمبو ۱۶ جنوری۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن ممالک دولت مشترکہ کے دورہ کے سلسلہ میں آج پاکستان سے کولمبو پہنچ رہے ہیں۔ وہ یہاں تین دن قیام کریں گے۔ اس عرصہ میں وہ سیلون کے وزیر اعظم مسٹر بندرانائکے اور دوسرے سیلونی لیڈروں سے باہم دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

حیدر آباد کے قریب لوہے کی کانوں کی دریافت

حیدر آباد ۱۶ جنوری۔ سندھ یونیورسٹی کی محکمہ ارضیات کی ایک جماعت نے حیدر آباد سے آٹھ میل کے فاصلہ پر جام شورو کے پہاڑی علاقے میں لوہے اور کھریا مٹی کے دفینوں کا پتہ چلایا ہے۔ محکمہ نے جو اطلاع نامہ جاری کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ لوہے کے دفینے قریباً ۴ مربع میل کے رقبہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۵۸ء

موجودہ زمانہ کا جہاد

جیسا کہ احباب کو الفضل میں اعلانات سے اور جماعتوں کے عہدداروں کی سرگرمیوں سے معلوم ہو رہا ہے۔ بفضلِ خدا وقفِ جدید اور مالی امداد کے وعدے دھڑا دھڑ آ رہے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے اولوالعزم امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ ارتقائی قدم اللہ تعالےٰ کے اشارہ سے اٹھایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی تائید سے فدایانِ احمدیت کے دلوں میں وہ جوش و خروش پیدا ہو رہا ہے۔ جو ہر طرف نظر آ رہا ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا ہے ہمارا ایمان ہے کہ زمین پر وہی ہوتا ہے جس کا فیصلہ پہلے آسمان پر ہو چکتا ہے۔ سو اس انتہائی دلچسپی سے جو احباب وقفِ جدید اور مالی امداد کے وعدوں کی صورت میں دکھا رہے ہیں یہ امر واضح کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس نئے عزم کا فیصلہ آسمان پر پہلے ہی کر دیا ہے۔ اس لئے یقیناً یہ قدم اللہ تعالےٰ کے تبلیغ و احیائے دین کے پروگرام کا ایک نہایت اہم اور ارتقائی حصہ ہے۔ جو پورا ہو کر رہے گا۔

صدرِ اول کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کے لحاظ سے جس جہاد کی ضرورت تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اسی کا جذبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے دلوں میں پیدا کر دیا تھا۔ اس عہد میں چونکہ تلوار سے اسلام کو مٹانے کے لئے مخالفین کھڑے ہو گئے تھے۔ اور ہر طرف سے (نعوذ باللہ) تلواریں مسلمانوں کی گردنیں اڑانے کے لئے بلند کر دی گئی تھیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے نہتے مسلمانوں کے بازوؤں میں فرشتے نازل فرمائے تھے۔ اور ایک ایک مجاہد دسیوں بیسیوں مخالفین کے مقابلہ میں بھاری بن گیا تھا۔ اور ساز و سامان سے لیس بہادرانِ عرب و عجم کے لشکر کے لشکر چند مسلمانوں کے حملہ کی تاب نہیں لا سکتے تھے۔ جس طرف بھی اللہ تعالےٰ کے مجاہد رُخ کرتے تھے کشتوں کے پشتے لگ جاتے تھے۔ ہزاروں کے لشکر سینکڑوں کے آگے اور لاکھوں کے لشکر ہزاروں کے سامنے سے بھاگ اٹھتے تھے۔

آخر یہ کیا تھا؟ نہتے اور بے سر و سامان مسلمان مجاہدوں کے بازوؤں میں اتنی قوت کہاں سے آ گئی تھی؟ یہ طاقت اللہ تعالےٰ نے عطا کی تھی۔ اور اس لئے عطا کی تھی کہ یہ جہاد اللہ تعالےٰ کے حکم سے کیا جاتا تھا۔ اللہ تعالےٰ کی مشیت سے ہو رہا تھا۔ مخالفین کو گھمنڈ تھا۔ کہ وہ اپنی مادی طاقتوں کی چکی سے چند مسلمانوں کو نعوذ باللہ پیس کر رکھ دیں گے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان کا چیلنج قبول کر لیا اور ان چند مسلمانوں کی مدد اپنے فرشتوں سے کی۔ ان کے بازوؤں میں اپنی خاص قوتیں بھر دیں اور تاریخ عالم میں جو باب ان مجاہدین کی فتوحات نے تحریر کیا۔ وہ پہلے نہ کبھی تحریر ہوا تھا اور نہ کبھی آئندہ تحریر ہو گا۔ آج دنیا تاریخ کے اس باب کو پڑھتی ہے تو حیران رہ جاتی ہے کہ چند مسلمانوں نے چند سالوں میں کس طرح مشرق کا سرا مغرب سے اور شمال کا سرا جنوب سے ملا دیا۔

ہاں آج بھی دنیا ان کارناموں سے دنگ ہے۔ بے سر و سامانی نے ساز و سامان کو اتنی بڑی شکست کبھی نہیں دی مستشرقین جب تاریخ عالم کا یہ باب پڑھتے ہیں تو حیرت سے منہ میں انگلیاں ڈال لیتے ہیں اور قلم دھر دیتے ہیں۔

ان مجاہدین نے صرف اپنی جانیں ہی ہتھیلی پر نہیں رکھی ہوئی تھیں۔ بلکہ انہوں نے اپنے گھر بار بھی لٹا دیئے تھے انفاق فی سبیل اللہ میں بھی ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے لوگ اس وقت بھی تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تو اپنا تمام اندوختہ لے آتے تھے۔ اور خدا تعالےٰ کے رسولؐ کے قدموں پر نثار کر دیتے تھے انصار نے تو کمال ہی کر دیا تھا۔ اپنا نصف نصف مال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارہ پر خوشی سے مہاجرین کی نذر کر دیا۔ ایسی مالی قربانی کی نظیر تاریخ عالم میں کہاں مل سکتی ہے؟

الغرض صدرِ اول کے مسلمانوں نے جب اپنی جانیں اور مال اس طرح قربان کئے تھے۔ تو یونہی نہیں کئے تھے۔ بلکہ آسمان پر اللہ تعالےٰ کا فیصلہ ہو چکا تھا کہ اسلام انہی مجاہدین کی قربانیوں سے قائم کیا جائے گا وہ لوگ تھے کہ ہر بات میں اللہ تعالےٰ کی رضا کی تلاش کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ کے حکم کے سامنے سر جھکا دیتے تھے۔ وہ ہر بات پر پوچھتے تھے کہ کیا یہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ ہاں یہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ تو وہ کچھ اور نہ پوچھتے تھے۔ بس کر دیتے تھے۔ یہ جذبہ خود اللہ تعالےٰ ہی نے ان کے دلوں میں پیدا کیا تھا۔

آج ہمارا بھی یقین ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے حکم سے وہی مقصد لے کر اٹھے ہیں جو مقصد صدرِ اول کے مسلمان لے کر اٹھے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ہم سے بھی وہی قربانیاں طلب فرمائی ہے جو اس نے صحابہ کرام سے طلب فرمائی تھیں۔ آج وہ ہم سے بھی جانی اور مالی جہاد کا مطالبہ کر رہا ہے۔

اول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں ہم قدم بقدم جانی اور مالی قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ راہنمائی بھی دراصل اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ہے۔ اس لئے وہ اللہ تعالےٰ جس نے صدرِ اول کے مسلمانوں کے بازوؤں میں فرشتے نازل فرمائے تھے۔ جس نے ان کے دلوں میں گھر بار لٹا دینے کے جذبات ابھارے تھے۔ آج وہی اللہ تعالےٰ ہم پر بھی اپنے فرشتے نازل کر رہا ہے۔ جو ہمیں جانی اور مالی جہاد کی طاقتیں عطا کر رہے ہیں۔ (ربانی)

قطعۂ تاریخِ وفات
حضرتِ عرفانیؓ

زہے عرفانیِ لاثانیِ ما
نشانے بود از شانِ الٰہی

سرش مخمورِ کیفِ احمدیت
دلش گنجورِ عرفانِ الٰہی

ہمہ مقصودِ بہبودِ جماعت
ہمہ مطلوبِ رضوانِ الٰہی

بقائے دائمی بخشد بہ فانی
بہ بیں تاثیرِ فیضانِ الٰہی

پئے سالِ وصالش فکر کردم
سروشم گفت۔ غفرانِ الٰہی

۱۳۷۷ھ

خاکسار محمد احمد مظہر

پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق

تقریر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقعہ جلسہ سالانہ

قسط نمبر

علاوہ ازیں حضور نے لدھیانہ کے جلسہ کے موقعہ پر بھی حلفیہ اعلان فرمایا کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ جب آپنے یہ اعلام الٰہی اور انکشاف تام کے بعد یہ حلفیہ اعلان کر دیا کہ آپ ہی مصلح موعود والی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ تو تقوٰی شعاری اور خدا ترسی کا یہ تقاضا تھا۔ کہ منکرین خلافت انا کنا خاطئین کہہ کر آپ کو صادق مان لیتے۔ مگر ان میں سے چند سعادتمندوں کو اللہ تعالےٰ نے رجوع کی توفیق دی۔ مگر وہ لوگ جن کے دل حسد کی آگ سے مشتعل تھے وہ مخالفت میں پہلے سے بھی زیادہ ہو گئے۔ اور اس معاملہ میں انہوں نے ان لوگوں کی تقلید کی جن کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ۔

ایک اعتراض کا جواب

آخر میں میں منکرین خلافت کے ایک اعتراض کا جواب دینا مناسب خیال کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ صدر منکرین خلافت لکھتے ہیں:۔

"کہ اہل اللہ نے ہمیشہ اپنی زندگی کے متعلق بفحوائے آیت ولقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون یہ دعوٰی پیش کیا ہے کہ انکی زندگیاں بے داغ ہیں۔ ان کے کیریکٹر پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ بدقسمتی سے میاں صاحب کے اپنے مریدوں نے جنہوں نے ان کو نزدیک سے دیکھا ہے ان کی زندگی پر اعتراض کیا ہے۔ ان کے نزدیک وہ داغدار ہیں۔

"پس جس شخص کا کیریکٹر ہی درست نہیں اس کا خدا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے ...

... جب دینی کیریکٹر کی ایک ادنیٰ لغزش انسان کو ناقابل اعتبار ٹھہرا دیتی ہے۔ تو جہاں ایک شخص کے متعلق ایک ایسی صدا اٹھے جو گناہ کبیرہ کی گونج اپنے اندر رکھتی ہو۔ اس پر کیسے اعتبار کیا جا سکتا ہے یہاں تحقیقات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دنیا یکقلم اس کو روحانی میدان سے خارج کر دے گی"

(خطاب بہ اہل ربوہ ۱۹۵۷ء)

یہ ہے وہ اعتراض جو امیر و صدر و نائب صدر منکرین خلافت نے کیا ہے کہ وہ اس لئے مصلح موعود نہیں ہو سکتے کہ ان کا کیریکٹر داغدار ہے۔ سو اس اعتراض کا جواب یہ ہے۔ کہ جس طرح اہل اللہ نے بموجب فحوائے پیش کردہ آیت اپنے دعوٰی سے پہلے کی پاکیزہ زندگی کو اپنی صداقت کے ثبوت میں بطور دلیل پیش کیا۔ کیونکہ ان کے دعوٰی کے بعد وہی لوگ جو ان کی تقوٰی و طہارت اور بے داغ کیریکٹر کے قائل تھے ان پر معترض ہوئے۔ اور ان پر انواع و اقسام کے اتہامات اور بہتانات لگائے چنانچہ سچوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی آپ کے دعوٰی کے بعد کفار نے کہہ دیا۔ أعجبوا ان جاءھم منذر منھم وقال الکافرون ھذا ساحر کذاب۔ کہ آپ نعوذ باللہ چالباز۔ ہوشیار۔ مکار ملمع ساز اور بہت بڑے جھوٹے اور کذاب ہیں۔

اسی طرح حضرت محمود مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے متعلق بھی اکابر منکرین خلافت کی ایسی تصریحات موجود ہیں۔ جن میں ان کی پاکیزگی اور تقوٰی و طہارت کو انہوں نے تسلیم کیا ہے۔

چنانچہ سابق امیر منکرین خلافت نے ۱۹۰۶ء میں آپ کی ہمدردی دین اور محبت اسلام کو خارق عادت قرار دیتے ہوئے لکھا۔

"وہ سیاہ دل لوگ جو مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں۔ اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افترا ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے۔ پس اس کا اثر تو یہ چاہیئے تھا۔ کہ گندہ ہوتا نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی"

(ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۸)

اور مولوی محمد احسن صاحب امروہوی مرحوم نے تو ۱۹۱۱ء میں یہ اعلان بھی کر دیا کہ آپ ہی الہام انا نبشرک بغلام مظہر الحق و العلاء الخ۔ اور حدیث یتزوج و یولد لہ (کہ مسیح موعود کے ہاں ولد صالح عظیم الشان پیدا ہوگا) کے مصداق ہیں۔ اور یہ کہ

"انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی غیر معمولی ترقی کی ہے جیسے کہ الہام میں بھی (مراد الہام وہ جلد جلد بڑھے گا کی طرف اشارہ ہے ناقل) اسلئے میں مان چکا ہوں کہ یہی وہ فرزند ارجمند ہیں جن کا نام محمود احمد سبز اشتہار میں موجود ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء)

پھر منکرین خلافت نے ۱۹۱۴ء میں اختلاف کے پندرہ دن بعد یہ بھی اقرار کیا۔

"پیارے ناظرین ہم آپکو یقین کلی دلاتے ہیں کہ ہم صاحبزادہ صاحب کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجأ و ماوٰی سمجھتے ہیں! اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندیٔ فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں واللہ علی مانقول شہید صرف اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے" (مقالہ افتتاحیہ پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)،

اور اسی لیڈنگ آرٹیکل میں یہ اقرار ہے:۔

"اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند صاحب علم۔ صاحب عفت۔ صالح اور نہایت نیک اطوار اور ائمۃ الھدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں۔ اور بیشک فرزند بلاشبہ روحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود کی آل ہیں اور ان اللہ معک ومع اھلک کے الہام کے پورے مصداق ہیں"

یہ بھی رائے منکرین خلافت کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ کے متعلق کہ وہ صاحب علم صاحب عفت، صالح اور ائمۃ الھدیٰ ہیں اور روحانی اور جسمانی دونو لحاظ سے وہ مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

پھر خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے حضرت محمود کی فیروز پور میں تقریر سنکر ۱۹۰۹ء میں کہا:۔

"اگرچہ ہم نے کوئی گدی نہیں بنائی مگر میں اتنا کہتا ہوں کہ آپ نے اور پیروں کے بچے بھی دیکھے ہیں ہمیں مرشد زادہ اور پیرزادہ کو بھی آپ نے دیکھا ہے کہ وہ قرآن کریم پر کیسا شیدا ہے اور اس کے حقائق و معارف بیان کرنے میں کیسا قابل ہے"

(الحکم ۷ر جون ۱۹۰۹ء)

اور مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے ۱۹۱۰ء کے جلسہ سالانہ پر آپ کا خطبہ جمعہ سنکر فرمایا:۔

"تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ انہوں نے چند آیات کی تفسیر میں بیان فرمایا اور سنایا ہے اور جس قدر معارف اور حقائق بیان کئے ہیں وہ بے نظیر ہیں" (ضمیمہ اخبار بدر ۲۶ر جنوری ۱۹۱۱ء)

ان بیانات کو سامنے رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل

ارشاد پڑھو۔

"راستباز بندوں کو علم معارف قرآن دیا جاتا ہے۔ اور غیر کو نہیں دیا جاتا جیسا کہ آیت لا یمسہ الا المطھرون اس کی شاہد ہے"

(اشتہار ۲۰ر جولائی ۱۹۰۰ء)

پھر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ

"آپ فرماتا ہے کہ میں جس کو حقیقی پاکیزگی بخشتا ہوں اس پر قرآنی علوم کے چشمے کھولتا ہوں"

(تتمہ کمالات اسلام ص۲۶۳)

اور آپ کا چیلنج قرآن مجید کے حقائق و معارف بیان کرنے کے متعلق پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اس سے ثابت ہے آپ کو اللہ تعالےٰ نے حقیقی پاکیزگی عطا فرمائی ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے اپنے خلیفہ ہونے پر فرمایا:۔

"میں چاہتا تھا کہ حضرت کا صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا اور اسی واسطے میں ان کی تعلیم پر سعی کرتا تھا"

(اخبار بدر ۲۱ر جون ۱۹۰۸ء)

اور مولوی محمد علی صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے جو وصیت لکھوائی تھی۔ اور جو بند کرکے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی۔

"اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا"

(رسالہ حقیقت اختلاف ص۱۹)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اسی لئے اپنے بعد سیدنا محمود کے خلیفہ ہونے کے لئے وصیت کی تھی کہ آپ انہیں خلافت کا اہل اور صالح اور راستباز سمجھتے تھے۔

پس آپ کے خلیفہ ہونے سے پہلے اکابر منکرین خلافت اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا محمود کے تقدس اور پاکیزگی اور طہارت کے قائل تھے۔ آپ کی خلافت کے بعد آپ کے حاسدین اور منافقین میں سے کسی کا آپ پر افتراء اور بہتان باندھنا اور آپ کے کیریکٹر کو داغدار بتانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ انبیاء اور اولیاء اور صلحاء کے ساتھ ان کے مخالفین کا قدیم سے یہی طریق رہا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ کے متعلق کافروں اور منافقوں نے کیا کچھ الزامات اور بہتان تراشے اور ان کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی۔ حضرت محمود مصلح الموعود ایدہ الودود کے متعلق جن افتراء اور بہتان کی اشاعت منکرین خلافت نے کی وہ بھی آپ کے مصلح موعود ہونے کی ایک دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشیر اول کی وفات پر الہاماً فرمایا تھا۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون تاللہ تفتئوا تذکر یوسف حتی تکون حرضا او تکون من الھالکین شاھت الوجوہ۔ فتولی عنھم حتی حین ان الصابرین یوفی لھم اجرھم بغیر حساب۔

اس الہام میں مصلح موعود کا نام یوسف رکھا گیا۔ اور فرمایا کہ قسم قسم کے ابتلا اور فتنے اور آزمائشیں بھی آئیں گی۔ لیکن صابروں کو بغیر حساب اجر دیا جائے گا۔

قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں سب سے زیادہ اس افتراء اور بہتان کے متعلق ذکر کیا گیا ہے۔ جو ایک عورت نے آپ پر لگایا تھا۔ اس لئے مصلح موعود کو جو یوسف کہا گیا۔ تو اس میں اسی طرف اشارہ تھا۔ کہ آپ پر بھی آپ کے حاسد اور منافق اس قسم کا افتراء اور بہتان باندھیں گے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جب مستریوں کا فتنہ اٹھا۔ تو انہوں نے بھی ایک مستورہ عورت کی طرف افتراء منسوب کیا۔ جس کا وہ نام بھی ظاہر نہ کر سکے اور اب تک ان افتراء اور بہتان لگانیوالوں میں سے ایک بھی چشم دید شہادت کا دعویدار نہیں ہے۔

پس جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام اس بہتان سے بری تھے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کا نام یوسف رکھکر پہلے سے آپ کی بریت اور معصومیت کا اعلان کر دیا۔

آہ خادم مرحوم

مرے آقا! ابھی خادم جواں تھا
ابھی شعلہ نوا، آتش بیاں تھا
نوائے حق تھا وہ برہان قاطع
مجسّم تیر و شمشیر و سناں تھا
لڑیں اس نے عدو سے کتنی جنگیں
وہ کتنا کامیاب و کامراں تھا
وہ تھا پروانۂ شمع ہدایت
مگر جگنو کی صورت ضوفشاں تھا
وہ دیوانہ تھا جس کا ذرّہ ذرّہ،
عدو کے واسطے سنگِ گراں تھا
وہ زندہ تھا پیامِ حق کی خاطر
کوئی لمحہ بھی اس کا رائیگاں تھا؟
خدا اس کو پلائے آبِ کوثر،
وہ دیں کے سوز میں ہر دم تپاں تھا
کہاں گجرات تیری اب وہ رونق
وہ تھا تو تیرا یہ عالم کہاں تھا
گلی کوچوں میں یہ شور و فغاں ہے
کہ وہ اک مردِ مومن جو یہاں تھا
اُسے ربوہ کی مٹی راس آئی
کہ ربوہ شہر اس کا ہم زباں تھا

(راجہ غالب احمد)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ لبارضہ کھانسی و بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔

بشیر احمد ضیاء الاسلام پریس ربوہ

جماعت احمدیہ کے ۶۷ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روئیداد

۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء کا پہلا اجلاس

(۲)

ایمان باللہ کا انسان کے اخلاق اور اعمال پر اثر

بعد ازاں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے ایک پر معارف تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "ایمان باللہ کا انسان کے اخلاق اور اعمال پر اثر"۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران اس امر کو نہایت خوبی سے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق انسان کے تصور کا اثر ہر لحظہ اس کی زندگی یعنی اس کے اخلاق اور اعمال پر پڑتا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق مختلف الخیال لوگوں کے ناقص اور ادھورے نظریات بیان کرنے کے بعد بتایا کہ ان نظریات کا لوگوں کی زندگیوں یعنی اخلاق و اعمال پر کیا اثر پڑتا ناگزیر ہے۔ بر خلاف اس کے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق اسلام نے جو کامل تصور پیش کیا ہے اور ایک کامل خدا پر کامل ایمان لانے کی جو تعلیم دی ہے اس کا انسانی اعمال و اخلاق پر کیا اثر پڑتا ہے۔ (آپ کی مفصل تقریر الفضل کی قریبی اشاعت میں ہدیہ ناظرین کی جائے گی۔)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلوق الٰہی سے محبت

محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی بصیرت افروز تقریر کے بعد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلوق الٰہی سے محبت" کے موضوع پر ایک جامع و مانع تقریر کی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے اس امر کو واضح فرمایا کہ ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے دو بنیادی مقصد تھے۔ اوّل خالق حقیقی کی توحید کا قیام۔ دوم مخلوق الٰہی سے شفقت و محبت کا سلوک۔ چنانچہ جس طرح آپ زندگی بھر توحید خالق کے قیام کے لئے بے مثال طور پر سرگرم عمل رہے اسی طرح ساتھ کے ساتھ آپ نے مخلوق الٰہی کے ساتھ محبت کرنے۔ دوسروں سے محبت کرانے اور شفقت و محبت کے قیام میں انتہائی سرگرمی کا مظاہرہ فرمایا اور خود اپنے عمل سے مخلوق الٰہی کے ساتھ محبت و شفقت کی ایسی مثال قائم فرمائی کہ جو رہتی دنیا تک بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ کا کام دیتی رہے گی۔

اس امر کو بخوبی واضح کرنے کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے محبت خلق پر مشتمل اسلام کی شفقت بھری اصول تعلیمات بیان فرمائیں۔ نیز شفقت علیٰ خلق اللہ کے ضمن میں بالخصوص کمزور طبقات کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر روشنی ڈالی اور آخر میں اس امر کو واضح فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عملی زندگی میں مخلوق الٰہی سے کس طرح محبت کی۔ آپ نے ایک ایک امر کو قرآن مجید کی آیات۔ احادیث نبویہ اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں واضح کرنے کے علاوہ بعض یورپین مستشرقین کی کتب سے متعدد حوالے بھی پڑھ کر سنائے جن میں آپ کی بے مثال شفقت علیٰ خلق اللہ کا اعتراف کرتے ہوئے نہایت کھلے دل سے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا تھا۔

مکرم مولانا صاحب موصوف کی اس جامع و مانع اور سیر حاصل تقریر کے بعد ۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء کا صبح کا اجلاس سوا بارہ بجے دوپہر کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ضروری وضاحت

جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اندرون پاکستان اصلاح وارشاد کو وسیع اور منظم طریق پر چلانے کے لئے "وقف جدید" کی تحریک فرمائی تھی۔ اس تحریک کے دو حصے ہیں۔

اوّل:۔ ہر وہ احمدی جو تبلیغی شوق رکھتا ہو اور تعلیم کم سے کم پرائمری تک ہو اس تحریک کے ماتحت اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرے۔

دوم:۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ کم از کم ۶/- روپے سالانہ چندہ "وقف جدید" کی مد میں دے۔

یہ چندہ دوست اپنی اپنی جماعتوں میں بھی ادا کر سکتے ہیں۔ مگر جو دوست براہ راست بھجوانا چاہیں انہیں یہ رقوم (۳)

مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم مرحوم کی آخری تقریر

(از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔اے، ایل ایل بی وکیل الزراعت ربوہ)

مورخہ ۳۰ اگست کو مسجد احمدیہ کلڈنہ مری میں بعد نماز جمعہ جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا جس میں مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے تقریر فرمائی۔ میں نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

ملک صاحب مرحوم نے کمال حکمت سے اپنی تقریر کے لئے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس احسان کا ذکر انتخاب فرمایا کہ کس طرح اللہ کریم نے آپ کے ذریعہ مرد و عورت دونوں کی عزت۔ عصمت و عفت و نیک نامی کی حفاظت کا قانون جاری فرمایا۔ آپ نے سورہ نور کی متعلقہ آیات تلاوت فرمائیں اور حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اور ان کی بریت اور آئندہ کے لئے اس برائی کے سدّباب کے لئے الٰہی قانون کا ذکر فرمایا اس قانون کی روشنی میں آپ نے مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی خلافت پر بہتان تراشی کرنے والوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ کتنا بڑا ظلم کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بھی پیش فرمائے۔

مکرم ملک صاحب مرحوم نے اس مبارک تقریب کے موقع پر نہ صرف اس دنیا کے محسن اعظم کو والہانہ انداز میں خراج عقیدت پیش کیا بلکہ ایسا موضوع چنا جو گزشتہ فتنہ مخرجین اور جماعتی تربیت کے لحاظ سے جماعت کے لئے مفید تھا۔ میں مکرم ملک صاحب مرحوم کے اس پر حکمت موضوع اور عالمانہ خطاب سے بہت متأثر ہوا۔ اور اپنی صدارتی تقریر میں انہیں داد دی اور اس طرح میں نے درحقیقت سامعین کی ترجمانی کی۔

مکرم ملک صاحب کی یہ تقریر اس امر کا بھی ثبوت تھی کہ انہیں صداقت اور احمدیت کے مقابلہ میں کسی اپنے عزیز سے عزیز رشتہ دار کی بھی پرواہ نہیں۔ وہ خلافت حقہ کے خلاف ظلم و دشنگاف کرنے کے لئے اپنے سگے بھائیوں کی بھی بلا دریغ مذمت کر سکتے ہیں۔

جلسہ ختم ہوا۔ اس کے بعد مسجد کے صحن میں مختلف امور پر خادم صاحب مرحوم سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ وقت کافی ہو گیا تھا اس لئے عصر کی اذان ہوئی اور مکرم ملک صاحب مرحوم سے ہی عرض کیا گیا کہ وہ امامت کروائیں۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہم دونوں چند اور دوستوں کے ہمراہ اکٹھے جنرل پوسٹ آفس کی طرف روانہ ہوئے۔ چڑھائی بہت زیادہ تھی مگر ہم آہستہ آہستہ ہی قدم اٹھا رہے تھے۔ ملک صاحب نے بتایا کہ ان کے عزیزوں کے اعتراض کس طرح بے معنی ہیں اور حضور ایدہ اللہ کی ذات کس طرح ان الزامات سے پاک ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ ملک صاحب مرحوم کا سانس بہت زیادہ پھول گیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ فرمایا کہ مری کے صرف اس سفر کے دوران میں ہی میرا سانس پھولنا شروع ہوا۔ پہلے تو کبھی ایسی تکلیف نہ ہوئی تھی۔ میں نے کہا آپ کو لاہور جا کر معائنہ کروانا چاہیئے فرمایا ہاں ضرور واپسی پر لاہور جاؤں گا اور معائنہ کرواؤں گا۔

باتوں باتوں میں آخر یہ چڑھائی کا سفر ختم ہوا اور ہم جنرل پوسٹ آفس کے پاس پہنچ گئے۔ میں نے اجازت طلب کی اور انہیں خدا حافظ کہہ کر اپنی جائے قیام (کوٹھی واقع کشمیر پوائنٹ) کی طرف روانہ ہوا۔ لیکن کیا معلوم تھا کہ یہ ملاقات آخری ملاقات ہو گی اور کسے یہ خبر تھی کہ یہ ۳۰ اگست کی خادم صاحب مرحوم کی تقریر ان کی آخری پبلک تقریر ہو گی۔ میرے لئے سیرۃ النبیؐ کی تقریب پر منعقدہ مجلس کی صدارت بے شک باعث سعادت تھی لیکن یہ کس کے گمان میں تھا کہ میں ان کی آخری تقریر کے موقع پر صدارت کر رہا ہوں خادم صاحب مرحوم کی تقریر ہمیشہ اپنے اندر بے پایاں دلکشی رکھتی تھی۔ لیکن کس سامع کے تصور میں تھا کہ وہ اس شعلہ بیان مقرر کے یہ کلمات پھر کبھی سن نہ سکے گا۔

میرے نزدیک ایک رنگ میں خادم صاحب مرحوم کا جماعت کو یہ آخری پبلک پیغام ہے اور ہمیں اسے اپنے ذہنوں سے کبھی محو نہ کرنا چاہیئے۔

---

(۳)۔ "امانت وقف جدید" میں افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوانی چاہئیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی ایک اور تحریک مقامی اصلاح وارشاد کے لئے مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے پیش کی تھی جس میں شریک ہونے والوں کے لئے ۲۵/- روپے ماہوار ادائیگی کی شرط ہے۔ یہ دونوں الگ الگ تحریکات ہیں۔ دوست اس فرق کو ملحوظ رکھیں۔ انچارج وقف جدید

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ

جوان لڑکیوں اور بیوگان کی شادی کی اہمیت

نظارت اصلاح وارشاد میں بعض اصحاب نے شکایت کی ہے کہ بعض احباب جوان لڑکیوں کی شادی کرنے میں تساہل سے کام لیتے ہیں اور بیوگان کے نکاح کے معاملہ میں لاپرواہ ہیں۔ شکایت میں لکھا ہے:۔

"کتنے لوگ اپنی لڑکیوں کو نورمل اور ایس۔ وی۔ بی ٹی اور سی ٹی کروا رہے ہیں۔ کتنی بیوہ اور مطلقہ نئے سرے سے تعلیم حاصل کر کے جے وی اور بی ٹی ہو رہی ہیں۔ میرے ایک دوست نے ...... ایک بیوہ سے دریافت کیا کہ وہ نکاح ثانی کریگی؟ تو اس نے فخریہ کہا کہ مجھے خاوند مل گیا ہے حقیقت یہ تھی کہ اس نے سنگر مشین خرید لی تھی۔ ایک اور صاحب سے جنکی لڑکی بیوہ تھی جو رشتہ پوچھا تو انہوں نے صاف ہی کہدیا کہ وہ تو استانی ہی بنے گی۔"

واضح ہو کہ نکاح کے بارہ میں آنحضرت صلعم کا یہ فرمان ہے النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ کہ نکاح اور شادی میری سنت سے ہے وہ شخص جو میری سنت سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ آنحضرت صلعم کا یہ ارشاد مردوں، عورتوں دونوں کیلئے ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو احکام اسلام کی تجدید کیلئے مبعوث ہوئے ہیں پس احمدی احباب مرد و زن کا فرض ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کے فرمان کے مطابق آپ کی سنت پر عمل کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم فرماتے تھے اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین (مشکوٰۃ صفحہ ۲۶) گویا نکاح اور شادی نصف دین ہے۔ پس جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نکاح اور شادی کے بغیر انکا دین مکمل ہو جاتا ہے وہ آنحضرت صلعم کے اس ارشاد پر غور کریں۔ ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی اولاد عاقل بالغ ہو جاتی ہے اور وہ اس اولاد سے تساہل اور لاپرواہی دکھاتے ہیں اور شادی نہیں کرتے اگر ان سے کسی گناہ کا صدور ہوتا ہے تو انکے والدین اور گارڈین ذمہ وار ہیں اور گناہ کا بوجھ ان پر ہوگا۔ آنحضرت کے اس فرمان سے سمجھا جا سکتا ہے کہ بالغ عاقل اولاد کی شادی نہ کرنا والدین اور گارڈین پر کس قدر ذمہ واری عائد کرتا ہے۔

بیوگان کی شادی کے معاملہ میں بھی بہت لاپرواہی ہوتی جاتی ہے حالانکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے وَانکِحُوا الاَیَامیٰ مِنکم (سورۃ نور ۱۸) کہ اے لوگو تم میں جو بیوگان ہیں ان کے نکاح کا انتظام کرو۔ پس بیوگان کے اولیاء کو چاہیئے کہ اپنا فرض ادا کریں اور مناسب رشتے تلاش کر کے انکے نکاح کریں۔ بعض لوگ غلط فہمی سے سمجھتے ہیں کہ بیوگان کا معاملہ ان کے ہاتھ میں دیا گیا ہے حالانکہ یہ درست نہیں۔ اس بارہ میں اسلامی حکم یہی ہے کہ لا نکاح اِلّا بوَلیٍ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۶۲) کہ کنواری ہو یا بیوہ ہو ولی کے بغیر انکا نکاح درست نہیں اور حدیث "الایم احق بنفسھا (مشکوٰۃ) کے معنے صرف یہ ہیں کہ بیوہ کے نکاح کی صورت میں اگر اختلاف ہو جائے تو بیوہ کی رائے کو ترجیح دیجائیگی مگر بہرحال بیوہ یا کنواری ہر دو کے نکاح اولیاء کی ولایت میں ہونگے۔

بعض لوگ بیوگان کے نکاح کو پسند نہیں کرتے اور بعض عورتیں ایسے نکاح پر طرح طرح کے طعنے دیتی ہیں۔ ایسی عورتوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذیل کا ارشاد کافی ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا بُرا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ رہکر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاکدامن ہو گئی ہوں حالانکہ اس کیلئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کیلئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود شیطان کی چیلیاں اور لعنتی ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیارا ہے اسکو چاہیئے کہ بیوہ ہونیکے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونیکی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے" (فتاویٰ حضرت مسیح موعود صفحہ ۱۴۲)

امراء اور صدر صاحبان جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ رشتہ ناطہ کے بارہ میں اسلامی احکام کو مدنظر رکھیں اور ان کے مطابق کارروائی کریں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے وحی پا کر واضح الفاظ میں وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی۔ جو پیشگوئی مصلح موعود سے تعلق رکھتی ہے۔ جس کے مصداق سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔

چونکہ ۲۰ فروری کا دن قریب آ رہا ہے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو ابھی سے یوم المصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اس دن تمام جماعتوں میں جلسے کئے جاویں اور حضرت مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کو بیان کیا جائے۔ اور جن روشن دلائل اور بیّنات سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ لیکچروں اور تقاریر کے ذریعہ سے احبابِ جماعت اور دیگر احباب کو ان سے واقف اور آگاہ کیا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

اعانت الفضل

مکرم چوہدری سربلند خاں صاحب نے اپنے نواسہ شکور احمد ابن چوہدری محمود احمد صاحب آف ایسٹ افریقہ کی پیدائش کی خوشی میں اعانت الفضل میں مبلغ پانچ روپے عطا فرمائے ہیں۔ خدا تعالیٰ نومولود کو درازئ عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

(مینیجر الفضل)

زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کیلئے ضروری اعلان

ربوہ کی مقدس بستی میں رہائش کے خواہشمند احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس وقت تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جنوب مشرق میں بحساب -/۶۰۰ روپے کنال زمین ریزرو کی جا رہی ہے۔ یہاں پر کم از کم دس مرلہ اور زیادہ جتنی زمین کی ضرورت ہو اس کی پوری رقم پیشگی بھجوا کر درخواست دی جائے تاکہ زمین ریزرو کی جا سکے۔

خیال رہے کہ جلسہ سالانہ ۵۷ء پر ۲۰۰ کنال زمین بحساب -/۶۰۰ روپے کنال فروخت کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس لئے یہ زمین جونہی احباب نے ریزرو کرا لی موجودہ مقررہ نرخ ختم ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ جماعت کے عہدیدار مہربانی فرما کر یہ اعلان جمعہ کے روز احباب کو سنا دیں۔ تاکہ سب دوستوں تک اعلان پہنچ جائے۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

ضروری تصحیح:۔ الفضل مورخہ ۱۱ جنوری میں جو خطبہ جمعہ شائع ہوا تھا۔ اس کے صفحہ ۴ پر چوہدری رستم علی کے متعلق لکھا گیا ہے کہ "پہلے وہ سپاہی تھے پھر کانسٹیبل ہو گئے"۔ اس میں غلطی سے کانسٹیبل کیساتھ ہیڈ کا لفظ لکھا رہ گیا ہے۔ احباب اس کو درست فرمالیں۔

فاستبقوا الخیرات

قرآن مجید

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس زمانہ میں جبکہ باقی تمام لوگ کیا چھوٹے اور کیا بڑے امیر ہوں یا غریب سب کے سب دنیوی عیش و آرام کے پیچھے سرگرداں ہیں۔ یہ لوگ اپنے مولا کی رضا ڈھونڈھنے اور اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر میں ہیں۔ درحقیقت یہی لوگ اپنے رب کی بھیجی ہوئی ہدایت پر قائم ہیں اور انجام کار یہی کامیاب ہوں گے۔ ان کے پیش نظر یہ مقصد نہیں کہ زیادہ مال و دولت جمع کر کے دوسروں پر اپنی شان و شوکت کا رعب گانٹھیں۔ یا اپنے اثر و رسوخ کو بڑھا کر دنیاوی ترقی کے ذرائع پر قبضہ کریں۔ انہیں اگر غم ہے تو یہ کہ نیکیوں میں ان سے کوئی دوسرا شخص بازی نہ لے جائے۔ اس طرح وہ نہ صرف اپنے لئے امن اور چین کی زندگی بسر کرنے کی داغ بیل ڈال رہے ہیں بلکہ خدمت خلق کی اس شاہراہ پر گامزن ہیں۔ جو اس کرۂ ارض کی تمام مخلوق کو دردناک عذاب سے رہائی دلانے کا واحد ذریعہ ہے۔ اس دردناک عذاب سے جس کے تصور سے آج بڑی سے بڑی طاقتور قومیں بھی پریشان اور ہراساں ہیں بہ راستہ اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا ہے۔ (سورۃ صرف) اور اسی کے فضل سے ہمیں اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانیں قربان کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ اس احسان کے شکرانہ میں اپنی قربانی کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں

احباب کی اطلاع کے لئے بڑی بڑی جماعتوں کے لازمی چندوں کی وصولی کی رفتار کا نقشہ درج ذیل ہے اس نقشہ میں سالِ رواں کے پورے بجٹ کے مقابلہ میں پہلے آٹھ ماہ یعنی ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۷ء تک کی وصولی فیصدی کی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ فیصدی وصولی نکالنے کے لئے سالوں کے بقایاجات حساب میں نہیں لئے گئے۔ لیکن احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ پچھلے بقایوں کی وصولی اتنی ہی لازمی اور ضروری ہے۔ جتنی کہ سال رواں کے بجٹ کی وصولی جن جماعتوں کے ذمہ کسی مد کا بہت بقایا ہے۔ ان کے سامنے یہ "*" نشان لگایا گیا ہے۔ جن جماعتوں کی چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی ۶۶ فیصدی یا اس سے اوپر ہے۔ انہوں نے ان مدات کا تو بجٹ پورا کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

چندہ جلسہ سالانہ اس وقت تک سو فیصدی وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن اس مد میں بہت کمی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ بخیر و خوبی منعقد ہو چکا اب اس کے اخراجات کے بل ادا کرنے باقی ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس سال چندہ جلسہ سالانہ کی اس وقت تک کی وصولی پچھلے سال کی اسی وقت تک کی وصولی سے زیادہ ہے۔ لیکن بجٹ کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ علاوہ ازاں اس سال زائرین کی تعداد بھی زیادہ تھی اور جنسوں کی غیر معمولی گرانی کی وجہ سے خرچ اور بھی زیادہ بڑھ گیا۔ پس اس چندہ کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے براہ مہربانی وصول شدہ رقم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دی جائے تا جلسہ سالانہ کا خرچ پورا ہو سکے۔ اس وقت تک ان چندوں کی وصولی میں جو اضافہ ہوئی ہے۔ وہ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے کافی نہیں پس میں تمام عہدیداروں سے بھی اور دوسرے تمام احباب سے بھی التجا کرتا ہوں کہ سال کے باقی چار مہینے ان چندوں کی وصولی کے لئے وقف کر دیں۔ اور ہر جماعت اپنا سال رواں کا بجٹ بھی پورا کر دے۔ اور اگر کوئی پچھلے بقائے ہوں۔ تو ان کا بھی ایک بڑا حصہ وصول کرے۔

جن جماعتوں پر یہ ⊗ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کا سال رواں کا بجٹ موصول نہیں ہوا۔ ان کی فی صدی وصولی پچھلے سال کے بجٹ کے مقابلہ میں دکھائی گئی ہے۔ گویا ان کی وصولی کے اعداد و شمار محض ایک اندازہ ہیں۔ ان جماعتوں کو اپنے بجٹ بھجوانے میں مزید دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ بعض جماعتوں کے بجٹ قابل ترمیم ہیں۔ ان پر یہ * نشان لگایا گیا ہے۔

ناظر بیت المال

ربوہ

نمبر ترتیب بلحاظ وصولی	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب بلحاظ وصولی	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
ا۔ جن جماعتوں کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ سے زائد ہے							
۱	کراچی ⊗	۸۵	۶۹	۲	لائلپور (تمام حلقہ جات)	۶۳	* ۳۷
ب۔ جن جماعتوں کا بجٹ دس ہزار سے ایک لاکھ روپیہ تک ہے							
۱	ربوہ (تمام حلقہ جات)	۷۲	* ۵۶	۲	لائلپور	۶۷	* ۵۶
۳	سول لائن (لاہور)	* ۶۲	* ۵۶	۴	سرگودھا	۵۱	* ۱۹
۵	اسلامیہ پارک (-"-)	* ۴۹	۱۸	۶	سیالکوٹ شہر	* ۴۶	* ۱۶
۷	پشاور	۴۹	* ۱۴	۸	راولپنڈی	۴۴	* ۱۲
۹	کوئٹہ	* ۳۷	* ۱۷	۱۰	ڈھاکہ ⊗	* ۲۶	* ۱۱
ج۔ جن جماعتوں کا بجٹ پانچ ہزار سے دس ہزار روپیہ تک ہے							
۱	باندھی (سندھ)	* ۴۴	۱۶۳	۲	دہلی دروازہ (لاہور)	۹۰	۱۰۳
۳	مزنگ (لاہور)	۱۱۴	* ۴۳	۴	قصور	۵۹	* ۵۹
۵	اوکاڑہ	۷۴	* ۷۲	۶	دارالصدر جنوبی (ربوہ)	۵۶	۸۹
۷	نوشہرہ چھاؤنی	۷۳	* ۵۹	۸	شیخوپورہ	۵۹	۷۳
۹	گجرات	۵۲	* ۶۷	۱۰	گوجرانوالہ	۶۴	* ۵۴
۱۱	سنت نگر (لاہور)	۶۸	* ۳۹	۱۲	ملتان شہر	۶۰	* ۳۹
۱۳	ماڈل ٹاؤن (لاہور)	۶۰	* ۳۷	۱۴	جہلم	۴۹	* ۴۴
۱۵	شکرسی	۵۷	* ۳۶	۱۶	گھیانہ	۴۴	* ۳۱
۱۷	حیدرآباد	۴۹	* ۲۹	۱۸	ملتان چھاؤنی	۴۴	* ۲۹
۱۹	مصری شاہ (لاہور)	۳۷	* ۳۶	۲۰	مغل پورہ (لاہور)	* ۴۷	* ۲۴
۲۱	محمدآباد اسٹیٹ	۳۴	۳۷	۲۲	کنری	۳۹	* ۱۶
۲۳	لاہور چھاؤنی	۴۷	* ۷	۲۴	چٹاگانگ	* ۳۹	* ۱۵
۲۵	نارائن گنج	۳۴	* ۱۴	۲۶	اچھرہ (لاہور)	۳۶	۱۲
۲۷	واہ کینٹ	۲۹	* ۷				
جن جماعتوں کا بجٹ دو ہزار سے پانچ ہزار روپیہ تک ہے							
۱	منڈی بہاؤالدین	۸۱	۱۳۴	۲	وزیرآباد *	۹۹	۹۸
۳	چک ۱۶۶ مراد	۹۷	۷۸	۴	بشیرآباد اسٹیٹ	۷۹	۹۳
۵	دارالرحمت غربی (ربوہ) *	۹۲	* ۷۸	۶	سکھر	۹۲	۷۰
۷	گھٹیالیاں شہر	۸۲	* ۷۸	۸	گوجرہ	۸۸	* ۶۳
۹	جڑانوالہ	۴۶	۱۰۴	۱۰	ڈیرہ غازیخان	۸۶	* ۶۱
۱۱	کینال پارک (لاہور) *	۱۱۰	* ۳۷	۱۲	دارالشکر	۵۶	۸۹
۱۳	بھاٹی گیٹ (لاہور)	۷۷	* ۶۷	۱۴	پسرور	۶۲	۷۶
۱۵	مردان ⊗	* ۸۳	* ۵۱	۱۶	کرنڈی	۴۱	۸۹
۱۷	برج درکس عبدالحکیم	۶۲	۶۷	۱۸	محمد نگر (لاہور)	۵۵	۷۴
۱۹	چک ۶۹ گھسیٹ پورہ	* ۳۴	* ۸۱	۲۰	خانپور (رحیم یار خان)	۶۸	۵۵
۲۱	آنبہ کرم پورہ	۵۹	۵۹	۲۲	نوابشاہ	۴۸	* ۶۹
۲۳	دارالرحمت شرقی ربوہ	۵۶	* ۶۱	۲۴	کرتو ہنڈوری	۵۹	۵۵
۲۵	مظفرگڑھ	۵۸	۵۲	۲۶	روڈہ	۶۵	۴۵
۲۷	چنیوٹ	۷۵	* ۳۲	۲۸	بہاولپور *	۵۳	۴۹
۲۹	دوالمیال	* ۵۴	* ۵۶	۳۰	دارالرحمت وسطی (ربوہ)	۶۰	* ۴۰
۳۱	سلطان پورہ (لاہور)	۷۰	* ۲۷	۳۲	کوہاٹ ⊗ *	۷۷	۱۹
۳۳	بدوملہی ⊗	۴۲	* ۵۴	۳۴	دارالصدر شرقی (ربوہ) *	۷۵	* ۳۲
۳۵	نیلا گنبد (لاہور)	* ۵۴	* ۴۹	۳۶	باغبانپورہ (لاہور)	۵۰	* ۳۴
۳۷	کیمبل پور	۵۳	۳۹	۳۸	میرپور خاص	۵۶	* ۴۳
۳۹	دارالصدر غربی (ربوہ)	۷۰	* ۱۵	۴۰	گڑھی شاہو (لاہور)	۴۵	۳۱

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

(بقیہ صفحہ سات)

جن جماعتوں کا بجٹ دو ہزار سے پانچ ہزار روپیہ تک ہے

نمبر ترتیب بلحاظ وصولی	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب بلحاظ وصولی	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۴۱	سیالکوٹ چھاؤنی	۴۹	۳۶	۴۲	کھیوڑہ	۵۳*	۲۸*
۴۳	۲۱ ل دوہ	۲۲	۵۶	۴۴	محمود آباد	۵۵*	۲۲*
۴۵	ایبٹ آباد	۴۶	۴۸*	۴۶	گھنوکے ججہ	۲۷*	۴۴*
۴۷	سانگلہ ہل	۲۷	۴۲	۴۸	کھاریاں	۴۴*	۳۴*
۴۹	ڈسکہ	۵۹	۸*	۵۰	خانیوال	۳۱	۳۰*
۵۱	روہڑی	۳۲	۲۱*	۵۲	ناصر آباد اسٹیٹ	۲۳*	۳۰*
۵۳	ٹھٹھہ بھوڑو	۴۱	۱۲	۵۴	دھرمپورہ (لاہور)	۳۷	۱۶*
۵۵	پرانی انارکلی (لاہور)	۳۴*	۱۳*	۵۶	کوٹلی (آزاد کشمیر)	۱۲	۳۰
۵۷	راجگڑھ چوبرجی (لاہور)	۳۳*	۸*	۵۸	دار الرحمت (ربوہ)	۱۷	۲۲
۵۹	حافظ آباد	۲۵*	۱۳*	۶۰	داؤد خیل	۲۰*	۱۱*
۶۱	تیج گاؤں	۲۶*	۴*	۶۲	رحیم یار خان	۵*	۵*
۶۳	گوٹھ چوہدری محمد اکرم	×	×				

ناظر بیت المال ربوہ

داخلہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا داخلہ سابقہ اعلان کے مطابق ۱۰ جنوری کو بند کر دیا گیا تھا مگر بہت سے لوگوں کے اصرار پر ایک دن اور بڑھا دیا گیا ہے۔ اب مورخہ ۱۸ جنوری بروز ہفتہ ۱۰ بجے صبح سے دو بجے بعد دوپہر تک سکول کے دفتر میں داخلہ ہوگا۔ نیز ربوہ سے باہر کے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ سکول صرف لوکل بچوں کے لئے ہے اس کے ساتھ کسی قسم کے بورڈنگ کا انتظام فی الحال نہیں۔ اس لئے باہر سے آنے والے بچوں کو رہائش کے لئے پرائیویٹ انتظام کرنا ہوگا۔

ہیڈ مسٹرس

ضروری اعلان

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے لئے دو استانیوں کی فوری ضرورت ہے۔ جے ٹرینڈ یا C.T. J.T. کو ترجیح دی جائے گی۔ ایف اے۔ بی اے یا میٹرک پاس لڑکیاں بھی درخواست دے سکتی ہیں / اگر ان کی تعلیمی قابلیت سکول کی ضروریات کو پورا کر سکے گی تو ان کو موقع دیا جائے گا۔ درخواستیں بنام جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ جونیئر ماڈل سکول کے دفتر میں ۲۰ جنوری تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تنخواہ کا فیصلہ سلیکشن کے بعد کیا جائے گا۔

ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول

درخواست دعا

مکرم صوبیدار برکت علی صاحب برمی ساکن بھٹیاں۔ ضلع گجرات بوجہ دمہ و کھانسی بیمار رہیں۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد سعید بشر۔ دار الرحمت غربی ربوہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت یابی کے لئے صدقہ اور دعا

محلہ دار الصدر غربی ربوہ کے احباب نے حضور کی صحت یابی کے لئے صدقہ کر کے ایک دیگ چاول پکا کر محلہ کے یتامیٰ و بیوگان اور غرباء میں تقسیم کئے۔ اجتماعی اور انفرادی دعائیں جاری ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی سے لمبی عمر عطا فرمائے تاکہ ہم اور باقی دنیا حضور کے مخصوص برکات اور فیوض سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

صاحبزادہ محمد طیب لطیف صدر دار الصدر غربی۔ ربوہ

"یوم مصلح موعود" کے متعلق ضروری اعلان

برادران ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے وحی پا کر واضح الفاظ میں وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی جو پیشگوئی مصلح موعود سے تعلق رکھتی ہے جس کے مصداق سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔

چونکہ ۲۰ فروری کا دن قریب آ رہا ہے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو ابھی سے "یوم مصلح موعود" منانے کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اس دن تمام جماعتیں اپنے اپنے ہاں جلسے کریں۔ ان جلسوں میں مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کو بیان کیا جائے۔ اور جن دلکش دلائل اور بیّنات سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے ان کا ذکر کیا جائے۔ اور احباب جماعت اور دیگر احباب کو اس کی اہمیت اور عظمت سے آگاہ کیا جائے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

جس طرح صدر اوّل کے مسلمانوں نے تاریخ عالم میں اپنے عدیم النظیر کارنامے ثبت کئے ہیں۔ جن کو دیکھ کر دنیا ششدر رہ جاتی ہے اسی طرح ہمیں بھی اپنے عہد میں وہی کارنامے تحریر کرنے ہیں جن کو آنے والی نسلیں دیکھ کر حیرت میں ڈوب جایا کریں گی۔ اسلئے آؤ ہم اللہ تعالیٰ کا ساتھ دیں۔ ہاں آؤ ہم آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ بلا خوف و خطر بڑھتے چلے جائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہے اسلئے ہم آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ کوئی چیز ہمارے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ خود اللہ تعالیٰ نے ہمارے راستہ میں چراغ جلائے ہیں۔ ان کی روشنی میں ہم کو اپنی منزل صاف صاف نظر آ رہی ہے +